



سوال

نماز میں تاخیر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص جو سویا رہتا ہے اور نماز فجر کو ظہر سے قریباً دو گھنٹے پہلے ادا کرتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عذر کے بغیر نماز کو وقت سے مؤخر کر کے ادا کرنا جائز نہیں اور نیند ہر شخص کے لئے عذر نہیں بن سکتی کیونکہ انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ جلدی سوتے تاکہ نماز کے لئے جلد بیدار ہو سکے اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے والدین یا کسی بھائی یا پڑوسی وغیرہ سے کہہ دے کہ وہ اسے بیدار کر دے علاوہ ازیں آدمی کو خود بھی چاہئے کہ نماز کا اس قدر خیال کرے اور نماز کو دل میں اس طرح جگہ دے کہ جب وقت قریب ہو تو دل میں خود بخود احساس پیدا ہو جائے خواہ آدمی سویا ہو ابھی کیوں نہ ہو لہذا جو شخص ہمیشہ نماز فجر کو وضی کے وقت میں ادا کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے دل میں نماز کا ہر گز اہتمام نہیں ہے بہر حال انسان کو حکم یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ نماز کو زیادہ سے زیادہ قریب وقت میں ادا کرے اور اگر سویا ہو اسے تو اٹھ کر جلد پڑھ لے اسی طرح جو بھول گیا ہو اسے جب یاد آئے فوراً پڑھ لے۔

صداما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 402

محدث فتویٰ